"مائیک ایوانز منسٹریز" کے ڈائریکٹر مائیک ایوانز کے مطابق "انجیل آموزوں نے نیشنل کونسل آف چرچز کے اس طرز عمل پر سخت غم وغصے کااظہار کیا۔ ان کے خیال میں کونسل کو عیسائیوں کی طرف سے گفتگو کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ امریکہ میں 5 کروڑ سے زائد انجیل آموز اسرائیل کے کٹر حامی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ایک ایونجلیکل رہنما بھی ایسا نہیں جو اس بات کا حامی ہو کہ اسرائیل کسی چیز سے بھی دستبردار ہو۔" یروشلم ڈی-سی[1] کے بینر کے سامنے کھڑے ہوکر ایوانیز نے عوامی نعروں کی گونج میں کہا کہ "خدا کا فیصلہ یہ ہے کہ بیت المقدس اسرائیل کا دارالحکومت ہے۔ یہودی، یروشلم ڈی-دسی میں بادشاہ داؤد کے زمانے سے آباد چلے آرہے ہیں۔ امریکہ کے لیے یہ وقت نہیں ہے کہ وہ امن کے لیے ارضِ یہود کا سودا کرنے کی کوشش کرے۔" انہوں نے امریکی وزیر خارجہ جناب جیمز بیکر سے مطالبہ کیا کہ وہ کویت کی حکومت سے تقاضا کریں کہ اتحادیوں نے اس کے ملک کا جو دفاع کیا ہے، اس کے بدلے میں وہ نہ صرف اسرائیل کے زندہ رہنے کا حق تسلیم کرلے بلکہ وہ اسرائیل کے ساتھ حالت جنگ کو بھی ختم کردے اور بیت المقدس کو اس کا دارالحکومت تسلیم کرلے۔ (رپورٹ: ایم ای سی سی نیوز)

برطانیہ

مسلمانوں کی آرک بشپ سے اسکولوں کے بارے میں اپیل

لیورپول میں ایک مسلم رہنما نے آرک بشپ ڈیرک ورلاک سے اپیل کی ہے کہ ایک کیتھولک گرلز اسکول کو مسلم طالبات کی خاطر صرف خواتین کے لیے مخصوص رکھنے میں اُن کی مدد کی جائے۔

لیورپول مسلم سوسائٹی کے ایک ٹرسٹی جناب اکبر علی نے آرک بشپ کے نام اپنے خط میں ان سے درخواست کی ہے کہ وہ پرنسز پارک میں واقع سینٹ میری ہائی اسکول کو صرف طالبات کے لیے مخصوص رکھنے کے لیے مداخلت کریں۔ اگر حالیہ تجویز پر عمل درآمد کرتے ہوئے اسکول کو لڑکوں کے ایک مقامی کالج کے ساتھ مدغم کیا گیا تو اس میں زیر تعلیم 20 سے

---

[1] امریکی دارالحکومت واشنگٹن ڈی-سی ہے۔ نام کی مناسبت "یروشلم ڈی-سی" کی ترکیب اختراع کی گئی ہے۔ تاہم ثانی الذکر میں ڈی-سی David's Capital (داؤد کا دارالحکومت) کا مخفف ہے۔ (نگران)

زائد مسلم طالبات کو اسکول چھوڑنا پڑے گا اور انہیں طالبات کے ایک دوسرے اسکول جانے کے لیے مزید پانچ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔

انہوں نے کہا کہ "گیارہ سال یا اس سے زائد عمر کی مسلمان بچیوں کو مخلوط تعلیمی اداروں میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر سینٹ میری اسکول میں لڑکوں کو داخلہ دیا جاتا ہے تو ہماری بچیاں اسکول چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں گی۔ اور انہیں نئے اسکول جانے کے لیے دو بار بس بدلنا پڑے گی۔" انہوں نے کہا کہ " یہ بات ٹوکس ٹیتھ کے علاقے میں رہنے والے مسلمان خاندانوں کے لیے سخت بوجھ ہوگی۔ اگرچہ اس وقت سینٹ میری اسکول میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے لیکن مسلم آبادی بالخصوص صومالی برادری میں اضافہ ہورہا ہے۔ اور آئندہ چند سالوں کے دوران میں ہمیں توقع ہے کہ ہم مزید طالبات اسکول بھیجنے کے قابل ہوجائیں گے۔"

انہوں نے کہا کہ سینٹ میری اسکول کو مخلوط تعلیمی ادارہ بنانے کے حق میں ایک دلیل یہ تھی کہ صرف طالبات کی صورت میں یہاں بچوں کی تعداد کافی نہیں۔ مستقبل قریب کی متوقع صورتِ حال ہمیں نئے سرے سے سوچنے کے لیے ایک بنیاد فراہم کرتی ہے۔ (رپورٹ: کیتھولک ہیرالڈ)

متفرقات

پادری خواتین کو چرچ میں جنسی خوف وہراس کا سامنا

امریکہ کے اڑھائی لاکھ پروٹسٹنٹ پادریوں میں 20 ہزار خواتین منسٹروں کو جنسی خوف وہراس کے جس غیر متوقع مسئلے کا سامنا کرنا پڑرہا ہے، اس سے تمام فرقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ کی جنرل کونسل نے ایک حالیہ سروے کے حوالے سے بتایا ہے کہ اس کی 77 فیصد پادری خواتین نے خوف وہراس کی شکایت کی ہے۔ 41 فیصد واقعات میں خوف وہراس کا باعث چرچ کے شرکائے کار اور دوسرے پادری ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ باقاعدہ طور پر مقرر کردہ پادری خواتین، تنگ کرنے والوں کی نشانہ ہیں۔ سروے سے معلوم ہوا ہے کہ 23 فیصد عام خواتین نے خوف وہراس کا نشانہ بننے کی شکایت کی ہے جو اس اذیت سے گزرنے والی پادری خواتین کی تعداد کے ایک تہائی سے بھی کم ہیں۔ کلیولینڈ میں یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے نسبتاً مختصر سروے میں 138 پادری خواتین میں سے 45 فیصد